REGD. NO. L. 5254

فون نمبر ۹۴ ۔ تار کا پتہ :۔ ڈیلی الفضل ربوہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ
یوم جمعہ
فی پرچہ ۱۲ نئے پیسے
۱۵ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
سالانہ بیرون پاکستان ۵۴ "

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۱۷ ظہور ۱۳۴۱ ہش ۔ ۱۷ اگست ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۱۸۹

شعبہ رشتہ و ناطہ کے متعلق ضروری گزارشات

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

(۱) جیسا کہ احباب کی خدمت میں اطلاع دی جا چکی ہے ۔ گزشتہ مجلس مشاورت کے منشاء کے مطابق خاکسار نے رشتہ ناطہ کی مشکلات کا جائزہ لینے اور ان کا علاج تجویز کرنے کے لئے ایک کمیشن مقرر کر دیا ہوا ہے جسے چوہدری اعظم علی صاحب پنشنر سیشن جج ربوہ منعقد کیا کریں گے ۔ اس کمیشن نے ایک سوالنامہ بھی تیار کیا ہے ۔ جو بغرض حصول اطلاع مختلف جماعتوں میں بھجوایا جائے گا ۔ اور خود کمیشن بھی بعض اہم مقامات کا دورہ کر کے حالات معلوم کرنے کی کوشش کرے گا ۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اس کمیشن کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں اور جہاں بھی کمیشن کا تجویز کردہ سوالنامہ پہونچے اس کے متعلق کمیشن کو ضروری معلومات مہیا کر کے اس اہم جماعتی کام میں مدد دیں ۔ یہ بات قابل افسوس ہے کہ بعض دوست مشاورت میں رشتہ و ناطہ کے شعبے کے متعلق اعتراضوں کی تو بھرمار کر دیتے ہیں مگر جب ان سے اس معاملہ میں تعاون کا مطالبہ کیا جائے ۔ تو وہ تعاون کرنے میں سستی دکھاتے ہیں ۔ اب اس کمیشن کے تقرر سے ایک سہولت کا راستہ کھلا ہے ۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اس کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں ۔

(۲) نیز میں تمام علاقائی امراء اور ضلعوار امراء کو یہ تاکیدی مشورہ دینا چاہتا ہوں کہ چونکہ رشتے ناطے کا کام بڑا اہم ہے ۔ اور اس کی وجہ سے جماعت میں بعض فتنے پیدا ہوتے رہتے ہیں ۔ اس لئے علاقائی امراء اور ضلعوار امراء کو چاہیئے کہ حتی الوسع ہر جماعت میں جہاں دوسرے کاموں کے لئے سکرٹری مقرر ہوتے ہیں وہاں ایک سکرٹری رشتہ ناطہ کے لئے بھی مقرر کیا جائے تاکہ وہ اس معاملہ میں ضروری ریکارڈ بھی رکھے اور دوستوں کو حسب حالات مشورہ دے کر ان کے کام میں سہولت پیدا کرے ۔ مجھے امید ہے کہ تمام علاقائی امراء اور ضلعوار امراء اس ضروری مشورے کی طرف فوری توجہ فرمائیں گے ۔ والسلام

خاکسار :۔ مرزا بشیر احمد صدر نگران بورڈ ۱۲/۸/۶۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۔ نخلہ

نخلہ ۱۵ اگست ۔ بوقت دس بجے صبح

کل شام حضور کو کچھ بے چینی کی تکلیف ہو گئی ۔ رات نیند آ گئی ۔ اس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔
آمین اللّٰھم آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

نخلہ ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گزشتہ کئی ماہ سے ناساز چلی آ رہی ہے ۔ آپ کو گزشتہ دنوں سخت دوران سر کی تکلیف رہی ۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے
آمین اللّٰھم آمین

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی حالت بدستور تشویشناک ہے

احباب خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعائے صحت جاری رکھیں

لاہور ۱۵ اگست (بذریعہ فون)

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی صحت کے متعلق لاہور سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ آپ کی حالت تاحال تشویشناک ہے ۔ آپ پر بے ہوشی کی حالت طاری ہے ۔ اور آکسیجن دی جا رہی ہے ۔

احباب خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محترم شاہ صاحب موصوف کو اپنے فضل و کرم سے جلد صحت یاب فرمائے ۔ آمین

دسویں جماعت کی پڑھائی ۱۵ اگست سے شروع ہو چکی ہے

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں دسویں جماعت کی پڑھائی ۱۵ اگست سے شروع ہو چکی ہے ۔ جماعت کے جو طلباء ابھی تک حاضر نہیں ہوئے انہیں چاہیئے کہ وہ فوراً ربوہ پہونچ کر کلاس میں شامل ہوں ۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں (ضلع سیالکوٹ) میں

طلباء کا داخلہ ۲۳ اگست سے شروع ہوگا

احباب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ تعلیم الاسلام ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں میں نویں سے لے کر بارھویں کلاس تک کا داخلہ ۲۳ اگست سے شروع ہوگا اور جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے ۲۲ اگست کی صبح کو تمام اساتذہ کی حاضری ضروری ہے ۔ تاکہ ٹائم ٹیبل وغیرہ ترتیب دیئے جا سکیں ۔

ایسے طلباء جو فرسٹ ائیر گیارھویں کلاس میں Humanities — وغیرہ مضامین لینے کے خواہشمند ہوں ۔ وہ تعلیم الاسلام ہائر سیکنڈری سکول میں داخل ہوں ۔ جہاں بہترین تعلیم سادہ ماحول اور دیہات کی پرسکون فضا موجود ہے ۔ اخراجات دوسرے کالجوں کی نسبت بے حد کم ہیں ۔ اس کے علاوہ انفرادی تعلیم کے ذریعہ تعلیم کی کمی کو پورا کرنے کی انتہائی کوشش کی جاتی ہے ۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں)

ضروری اعلان احباب جماعت کی اطلاع کے لئے یہ ضروری اعلان کیا جاتا ہے کہ نظارت اصلاح و ارشاد سے متعلق ہر قسم کی دفتری خط و کتابت "ناظر صاحب اصلاح و ارشاد ربوہ" کے پتہ پر کی جایا کرے ۔ کسی عہدیدار کے نام پر خط و کتابت نہ کی جائے ورنہ کارروائی میں تاخیر ہوگی اور اس کی ذمہ داری نظارت پر نہ ہوگی (نظارت اصلاح و ارشاد)

ایڈیٹر :۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ اگست ۶۲ء

اسلامی حکومت کس طرح قائم ہوتی ہے؟

ماہنامہ برہان دہلی نے ایک نہایت ہی فاضلانہ اداریہ اپنی اشاعت مئی اور جون ۱۹۶۲ء میں شائع کیا ہے جس سے اہل علم حضرات کے ایک طبقہ خاص کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ بقول ایک نقاد کے

"اس مضمون کا مقصد یہ ثابت کرنا ہے کہ اسلامی حکومت کے قیام کی جدوجہد ایک لغو حرکت ہے یہ نہ تو کوئی شرعی تقاضا ہے اور نہ عقلاً اس کی کوئی معقولیت ثابت ہوتی ہے۔"

(ایشیا ۱۲ ش/۶۲ ص)

برہان نے اپنے مضمون میں ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ

"اسلامی حکومت ایک جذباتی نعرہ (ہے) قرآن مجید اور اسوۂ نبوی کی تعلیمات کے پیش نظر مسلمانوں کو سب سے زیادہ حقیقت پسند اور واقعیت آگاہ ہونا چاہیئے تھا لیکن یہ دیکھ کر بہت افسوس اور دکھ ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں بحیثیت مجموعی یہ صفت اب مفقود ہوتی جا رہی ہے اور انہوں نے اپنے مسایل و معاملات پر حقیقت پسندی کے بجائے جذباتیت کے ساتھ غور کرنے کی خو پیدا کر لی ہے۔ ص ۲۵۸

(ایشیا ۱۲ ش/۶۲ ص)

برہان لکھتا ہے:-

"اسکی تازہ اور دلچسپ مثال یہ ہے کہ الجزائر پر آزادی و خود مختاری کی پو پھٹتی نظر آئی تو مسلمانوں کے ایک بڑے طبقہ نے الجزائری مسلمانوں کو مجاہدین فی سبیل اللہ کہا" غازی اور شہید کا لقب دیا اور ان سے توقعات قائم کر لیں کہ اب یہ لوگ آزاد ہوتے ہی اسلامی حکومت قائم کریں گے اور اس کے نتیجہ میں یہ ہوگا اور وہ ہوگا لیکن پچھلے دنوں الجزائری حکومت کے ایک نمائندہ نے نئی دہلی میں یہ اعلان کیا کہ الجزائر میں سیکولر جمہوری حکومت قائم کی جائے گی تو یہ سنتے ہی ان سب حضرات پر اوس سی پڑ گئی ہے اور انہیں ایسا محسوس ہونے لگا ہے کہ گویا الجزائر کے فداکاران حریت نے آزادی کی خلعت فاخرہ زیب تن کرتے ہی اپنا رخ بجائے کعبہ کے دیر و کلیسا کی طرف کر لیا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون" ص ۲۵۹

...." یاد رکھنا چاہیئے کہ آج کل کا زمانہ پہلے زمانہ سے بالکل مختلف ہے پہلے ایک قوم دوسری قوم کو فتح کرتی تھی اور اس پر من مانے طریقوں سے اچھے ہوں یا برے حکومت کرتی تھی۔ لیکن آج کوئی ایک مذہبی قوم کسی دوسری قوم کو تلوار کے ذریعہ فتح نہیں کر سکتی یہ دور عوامی تحریکات اور عوامی سرگرمیوں کا ہے۔ اور ان تحریکات میں ملک کے سب عوام جو مذہب، زبان، کلچر اور تہذیب کے اختلاف کے باوجود مل جل کر ملک کو آزاد کرانے کی جدوجہد کرتے ہیں اور تبھی ملک آزاد ہوتے ہیں اور ہو رہے ہیں اور خود الجزائر میں بھی صورت حال یہی ہے۔ غیر مسلموں کا ایک بڑا طبقہ ہے جو وہاں کے مسلمانوں کے ساتھ پورا تعاون کر رہا ہے۔ پس اب اگر ان سب کی متفقہ مساعی اور اشتراک عمل سے الجزائر آزاد ہوتا ہے اور الجزائر کے مسلمان ان تمام باتوں کے پیش نظر جن کا ذکر ہم اوپر کر آئے ہیں۔ الجزائر کے لئے جمہوری گورنمنٹ پسند کرتے ہیں تو اس میں برا ماننے کی یا ان پر لعن طعن کرنے کی کونسی بات ہے۔" ص ۲۶۰

دوسری جگہ فرماتے ہیں:-

"مسلمانو! خدا کے لئے عقل و ہوش سے کام لو" زمانہ کی ہوا کا رخ پہچانو یہ سمجھنے کی کوشش کرو کہ دین کیا ہے اس کا مقصد کیا ہے۔ پیغمبرانہ طریق دعوت و تبلیغ کیا تھا۔ ہر زمانہ کے ہتھیار جدا ہوتے ہیں اس زمانے میں اقامت دین کا مقصد کیونکر حاصل ہو سکتا ہے جو قوم حقائق پر سنجیدگی سے غور کرنے کی عادت ترک کر کے محض چند نعروں کو اپنا سرمایہ حیات بنانے پر قناعت کر لے اس کی زندگی کو استحکام و دوام حاصل نہیں ہو سکتا۔" صفحہ ۳۲۶

(ایشیا ۱۲ ش/۶۲ ص)

برہان کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اسلامی حکومت قائم نہیں ہو سکتی بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح اسے قائم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے وہ غلط ہے "اسلامی حکومت ثانی بل عمل" کی لفظی سرخی کے ماتحت برہان رقمطراز ہے:-

"جہاں مسلمان اکثریت میں ہیں وہاں سب ہی ایک عقیدہ اور ایک خیال کے نہیں ہیں۔ ان میں سنی بھی ہیں اور شیعہ بھی۔ آزاد خیال بھی ہیں اور قدامت پرست بھی۔ پختہ کار صادق بھی ہیں اور صرف نام کے مسلمان بھی۔ ان اختلافات سے قطع نظر مشاہدہ تو یہ ہے کہ ایک ہی مسلک و مشرب (مثلاً حنفی) کے علماء چند جدید مسایل پر بھی متفق نہیں ہو سکتے اب اگر جس ملک میں مسلمان اکثریت میں ہیں انہوں نے اسلامی حکومت بنا بھی لی تو آخر اسکی شکل و صورت کیا ہوگی۔ وہ سنی ہوگی یا شیعہ۔ اس کے قوانین کی بنیاد قرآن مجید کی کس تفسیر اور حدیث کی کس شرح پر رکھی جائے گی اور آخر میں فیصلہ کیونکر ہوگا؟ عددی اکثریت سے! تو سنی یا شیعہ (مثلاً) جو فرقہ بھی اقلیت میں رہ جائے گا وہ محسوس کرے گا کہ اس پر ظلم ہو رہا ہے اور اگر ہر فرقہ کو یہ آزادی ہوگی کہ وہ اپنے اپنے مسلک فقہ کے مطابق عمل کرے تو انفرادی زندگی میں تو یہ چیز نبھ جائیگی لیکن اجتماعی مسائل میں اس آزادی سے کیا افراتفری اور بدنظمی نہیں پیدا ہوگی۔"

(ایشیا ۱۲ ش/۶۲ ص)

اس پر ایشیا کا تنقید نگار تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:-

"ان اختلافات کی وجہ سے ہر ایک کے قانونی تصورات الگ ہیں۔ ہر ایک کے نظریات جدا ہیں۔ ہر ایک کچھ ایسی باتیں چاہتا ہے جو دوسرے نہیں چاہتے پھر ان کے درمیان فیصلہ کس طرح ہوتا ہے۔ مختلف فرقے اور مختلف فقہی رایوں کی موجودگی میں اگر اجتماعی فیصلہ ناممکن ہے تو یہی چیز اس وقت ممکن کیسے ہو جاتی ہے۔ جب مختلف فرقوں کی موجودگی میں ایک سیکولر جمہوریہ بنائی جائے اگر اس کا جواب یہ ہو کہ "عددی اکثریت" سے (جیسا کہ فی الواقع ہے) تو آخر یہی طریقہ اسلامی حکومت میں کیوں ناجائز ہے۔

مضمون نگار کا یہ نقطہ نظر بھی کس قدر عجیب ہے کہ اگر کسی ملک میں اسلامی حکومت قائم ہو تو جو فرقہ وہاں برسر اقتدار ہوگا اس کے سوا دوسرے فرقے محسوس کریں گے کہ ان کے اوپر "ظلم" ہو رہا ہے حالانکہ ان فرقوں کے درمیان جو اختلاف ہے وہ صرف جزوی مسایل میں ہے جہاں تک بنیادی مسایل کا تعلق ہے سب کے سب یکساں عقیدہ رکھتے ہیں۔"

(ایشیا ۱۴ ش/۶۲ ص ۹)

افسوس ہے کہ عام عقلی معاملات میں اختلافات اور دینی عقاید میں اختلافات میں جو فرق ہے اسکو تنقید نگار نہیں سمجھے سیکولر معاملات میں اگر ایک انسان اپنی پارٹی کے لئے اپنی رائے کو قربان کر دیتا ہے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن جس عقیدہ پر کسی کی نجات اخروی کا دارومدار ہو کوئی مخلص انسان اپنے عقیدہ کو پارٹی کے لئے قربان نہیں کر سکتا۔ دنیوی معاملات میں ایک آدمی کہہ سکتا ہے کہ میری ذاتی رائے تو اس معاملہ میں فلاں فلاں ہے مگر چونکہ اکثریت کی رائے فلاں ہے میں اپنی رائے کو قربان کرتا ہوں مگر کیا کوئی کسی مذہبی فرقہ کا پیرو عقیدہ تو یہ رکھتا ہو کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بشر نہیں تھے محض پارٹی کی پالیسی کے لئے اپنا یہ عقیدہ بدل سکتا ہے؟ اگر جناب تنقید نگار نے یورپ میں ازمنۂ وسطیٰ کی تاریخ کا مطالعہ کیا ہے تو وہ دیکھ سکتے ہیں کہ جب پوپیوں کا مذہبی عقائد کے متعلق اختلافات پر حکومتیں قائم ہوتی رہیں کتنا خون خرابہ ہوا لیکن جب انہوں نے حکومت کو سیکولر کر دیا تو یہ تمام خون خرابہ یکدم ختم ہو گیا اور یورپ مادی فلاح میں دن دونی رات چوگنی ترقی کرتا چلا گیا۔ یہی نہیں بلکہ مختلف عقائد کے لوگوں میں باہم محبت اور الفت کے تعلقات بڑھ گئے آج بھی جبکہ یورپ لادینیت میں بہت بڑھ گیا ہوا ہے مسلمہ طور پر یورپینوں کے معاشرتی اخلاق تمام دنیا کے لوگوں سے بہتر ہیں اور یہ سراسر غلط ہے کہ یورپ میں مذہب کا کوئی اثر نہیں رہا۔ آج بھی انگلستان جیسے ملک میں ہر خاندان ایک نہ ایک بیٹے کو دین کے لئے وقف کرتا ہے۔ کروڑوں اربوں روپیہ دین کی اشاعت کے لئے خرچ کیا جاتا ہے اس زمانہ میں عیسائی پادریوں نے تمام دنیا میں عیسائیت کی تبلیغ کا جال پھیلایا ہوا ہے اور ایسے ایسے مخیر انسان پیدا کئے ہیں جنہوں نے اپنے مذہب کے لئے جانیں قربان کر دی ہیں۔ ہزاروں لوگ غیر ملکوں میں غریبوں کا مفت علاج کر رہے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ اس "سیکولرزم" کی طفیل عیسائیوں نے تمام دنیا میں ایک طرح سے یسوع مسیح کی بادشاہت قائم کر دی ہوئی ہے۔ دنیا کے کسی ملک میں جائیے۔ جزائر میں گھومئے۔ خود پاکستان کو دیکھئے کام کرنے والوں نے کیا کیا کام کئے ہیں اور کر رہے ہیں۔ حالانکہ اسلامی حکومت اسلامی حکومت کے نعرے لگانے والے ان کے مقابلہ میں قطعاً کچھ بھی نہیں کر سکے کیونکر

نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچیگی

ماہنامہ "برہان" نے اپنے اداریہ میں نہایت بیش قیمت [illegible] مسلمانوں کے سامنے رکھے ہیں ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ ان کو سمجھیں اور ان پر عمل کریں ÷

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جدید علم کلام اور اس کے وسیع اثرات

از مکرم نصیر احمد صاحب ناصر

تاریخ عالم پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر نبی کی امت پر جب بھی عروج وزوال کا زمانہ آیا۔ ان کی ترقی یا انحطاط پر سب سے بڑا دخل اعتقادات اور اعمال کی اصلاح یا فساد کا تھا۔ جب بھی قوموں نے مذہب کے مقصد وحید (یعنی انسان کا خداتعالیٰ سے حقیقی تعلق) کو پس پشت ڈالکر قعر ذلت میں گرنا شروع کیا تو اللہ تعالیٰ فطرت انسانی کے تقاضوں کو وقت کی مناسبت کے لحاظ سے پورا کرنے کے لئے انبیاء و مرسلین بھیجتا رہا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے :۔

ولقد ضلّ قبلہم
اکثر الاولین ولقد
ارسلنا فیہم منذرین
(صٰفٰت ع ۳)

یعنی جب کبھی گمراہی کے بادل افق پر چھا گئے تو نور مطلق نے انسانی فطرت کو منور کرنے کے لئے علم و عرفان کے مشعل بردار یعنی انبیاء و مرسلین کو دنیا کی اصلاح کے لئے بھیج دیا۔ یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہادی اعظم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور فطرت انسانی کے تمام تقاضوں کو ہر زمانہ کے مطابق پورا کرنے والی جامع مفصل اور کامل کتاب نازل فرما کر یہ اعلان فرما دیا۔

الیوم اکملت لکم دینکم
واتممت علیکم نعمتی
ورضیت لکم الاسلام
دینا۔

یعنی آج ہم اس راہبر اعظم کے ذریعہ اس دینی نظام کی عمارت کی تکمیل کرتے ہیں۔ جس کی تعمیر میں آدم سے لے کر مسیح علیہ السلام تمام انبیاء حصہ لیتے آئے۔ اب ہم نے اپنی نعمت کو تم پر پورا کیا اور تمہارے لئے دین اسلام کو ہمیشہ ہمیش کے لئے پسندیدہ فرمایا۔

یہ بات واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب نئی شریعت کا دروازہ قطعی طور پر بند اور مسدود ہے۔ نئی شریعت والا اب کوئی نبی نہیں آسکتا۔ ہاں آپ کی کامل پیروی کے نتیجہ میں خداتعالیٰ کی طرف سے بکثرت غیب کی خبریں پانے کا دروازہ کھلا ہے۔ اور اب یہ انعام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل متبع کو ہی مل سکتا ہے۔

امت محمدیہ کو یہ وعدہ دیا گیا تھا کہ آخری پُرفتن دور میں صلیب کے غلبہ کے وقت اسلام کی شکستہ حالی کے وقت ایک مسیح اور مہدی بھیجا جائے گا۔ اور اس آنے والے مسیح موعود کا کام اعجاز مسیحائی سے روحانی مردہ دلوں کو زندہ کرنا۔ روحانی اندھوں کو آنکھیں بخشنا اور باغ اسلام کے مرجھائے ہوئے پودوں کی آبیاری کرنا ہوگا۔ چنانچہ اس وعدہ کے مطابق ثریا پر گئے ہوئے ایمان کو واپس زمین پر لاتے کے لئے خداتعالیٰ نے کشتی امت کا فارسی الاصل ناخدا یعنی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔

مسلمانوں کی زبوں حالی

مسلمانوں کے سیاسی تنزل کے ساتھ ساتھ مسیحیت کا سیاسی عروج بڑھتا گیا۔ اور یورپ اور امریکہ کے پادریوں نے اپنی سیاست کو ترقی دینے کے لئے ضروری سمجھا کہ مسیحی مذہب کو دنیا میں فروغ دیا جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے انہوں نے مسلمانوں کی سادہ لوحی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسلام کے متعلق جس قدر غلط بیانیاں ممکن تھیں کیں۔ عیسائی پادریوں نے اسلام کے خلاف جو اس زمانہ میں صلیبی جنگیں شروع کیں وہ قدیم صلیبی جنگوں کی طرح تلوار کی نہ تھیں۔ بلکہ قلم کی تھیں۔ ایک طرف عیسائی مسلمانوں کے بعض غیر اسلامی غلط خیالات سے فائدہ اٹھاکر انہیں علمی میدان میں پسپا کر رہے تھے۔ اور دوسری طرف خود مسلمان بھی اسلام کی صحیح تعلیم سے بکلی روگرداں ہوچکے تھے اور بقول مولانا حالی ان کی حالت اس شعر کی مکمل آئینہ دار تھی ؎

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
فقط رہ گیا دین کا نام باقی

ایسے موقعہ پر ایک طرف خود مسلمانوں کی حالت قابل اصلاح تھی اور دوسری طرف اسلام کو زندہ اور غالب مذہب ثابت کرنے کے لئے جدید علم کلام کی بھی نہایت شدت سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی چنانچہ مولانا شبلی اپنے رسالہ علم الکلام حصہ اول میں لکھتے ہیں :۔

"عباسیوں کے زمانہ میں اسلام کو جس خطرہ کا سامنا تھا آج اس سے کچھ بڑھ کر اندیشہ ہے مغربی علوم گھر گھر پھیل گئے ہیں۔ مذہبی خیالات میں عموماً بھونچال سا آگیا ہے۔ تعلیم یافتہ بالکل مرعوب ہوگئے ہیں۔ قدیم علماء عزلت کے دریچہ سے کبھی سر نکال کر دیکھتے ہیں تو مذہب کا افق غبار آلود نظر آتا ہے۔ ہر طرف سے صدائیں آرہی ہیں کہ پھر ایک نئے علم کلام کی ضرورت ہے۔"
(علم کلام صـ۳-۴)

ان حالات میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا کی تائید و نصرت سے یہ اعلان فرمایا کہ :۔

"خداتعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے کہ تا میں اس خطرناک حالت کی اصلاح کروں۔ اور لوگوں کو خالص توحید کی راہ بتاؤں۔ چنانچہ میں نے سب کچھ بتا دیا اور نیز میں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تا ایمانوں کو قوی کروں اور خداتعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر دکھاؤں۔ کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں بہت کمزور ہوگئی ہیں عالم آخرت صرف ایک افسانہ سمجھا گیا ہے۔ اور ہر ایک انسان اپنی عملی حالت سے بتلا رہا ہے کہ وہ جیسا یقین دنیا اور دنیا کی جاہ و مرتبت پر رکھتا ہے یہ یقین اور یہ بھروسہ اس کو ہرگز خداتعالیٰ اور عالم آخرت پر نہیں۔ زبانوں پر بہت کچھ ہے۔ لیکن دلوں پر دنیاوی محبت کا غلبہ ہے۔ حضرت مسیح نے اسی حالت میں یہود کو پایا تھا۔ اور جیسا کہ ضعف ایمان کا خاصہ ہے۔ یہود کی اخلاقی حالت بھی بہت خراب ہوچکی تھی۔ اب میرے زمانہ میں بھی یہی حالت ہے سو میں بھیجا گیا ہوں تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آوے اور دلوں میں تقوےٰ پیدا ہو۔ سو یہی افعال میرے وجود کی علت غائی ہیں۔ مجھے بتلایا گیا ہے۔ کہ پھر آسمان زمین سے نزدیک ہوگا بعد اس کے کہ بہت دور ہوگیا تھا۔ سو میں ان باتوں کا مجدد ہوں اور یہی کام ہیں جن کے لئے میں بھیجا گیا ہوں"۔
(کتاب البریہ)

پھر آپ فرماتے ہیں :۔

"پیروی کرنے کے لئے یہ باتیں ہیں۔ کہ وہ یقین کریں کہ ان کا ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا ہے جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے۔ نہ وہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ اس کا کوئی بیٹا ہے ..... اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن مجید کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو۔ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے ..... نوع انسان کے لئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں۔ مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم۔ نجات یافتہ کون ہے۔ وہ جو یقین رکھتا ہے کہ خدا سچ ہے اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہیں۔ اور آسمان کے نیچے نہ اس کا ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے"
(کشتی نوح صـ۱۴)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں غیر مذاہب کے مقابلہ پر اسلام کو زندہ اور غالب کرکے دکھا دیا وہاں آپ نے خود مسلمانوں کو بھی حقیقی اسلام سے روشناس کراتے ہوئے انہیں غلط اور غیر اسلامی عقائد کو چھوڑنے کی تلقین فرمائی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کلام کی اہمیت اور اس کے وسیع اثرات کو احاطہ تحریر میں لانا ایک وسیع مضمون ہے۔ آپ کے پیش کردہ علم کلام کی تاثیر کو بیان کرنا از حد مشکل ہے۔ اس لئے اس مقام پر انسان اپنی عاجزی اور علمی بے بسی کا اعتراف ان الفاظ میں کرتا ہوا نظر آئے گا ؎

داماں نگہ تنگ و گل حسن تو بسیار
گلچین بہار تو ز داماں گلہ دارد

حضور کے پیدا کردہ علمی انقلاب سے علماء اور عوام سبھی متاثر ہوتے ہیں ؎

از فرق تا بہ قدم ہر کجا کہ می نگرم
کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجاست

اس مختصر مقالہ میں اتنی گنجائش نہیں کہ آپ کی علمی فتوحات کا مبسوط تذکرہ کیا جا سکے تاہم مشتے نمونہ از خروارے ذیل میں چند مثالیں عرض کی جاتی ہیں :۔

عقائد اسلامیہ

ہر مسلمان کے لئے یہ بات واجبات اور فرائض میں داخل ہے کہ وہ خدا کی توحید و صفات اس کے فرشتوں اس کی کتب کے سچا ہونے اسکے رسل کی صداقت اور یوم آخرت کے برحق ہونے پر یقین محکم رکھے۔

ایمان باللہ اور حیات مسیح کا عقیدہ

مذہب کا نقطۂ مرکزی کہ جس کے گرد باقی سب مسائل چکر لگاتے ہیں اور اسلام کی وہ جڑ جس کے لئے باقی سب عقائد اور اعمال بمنزلہ شاخوں کے ہیں "ایمان باللہ" ہے باقی تمام عقائد اس کی تائید کے لئے ہیں اور تمام اعمال اس کی تثبیت کے لئے۔ اور ایمان باللہ کے اجزاء میں سے سب سے بڑا جزو ایمان بالتوحید ہے۔ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے دعوئے نبوت سے لے کر تا دم مرگ اس حقیقت کے اظہار کے لئے ہر قسم کی تکلیف گوارا کی اور تا دم واپسیں آپ نے لا الٰہ الا اللہ کی تعلیم کا اعلان جاری رکھا۔ افسوس کہ غلطی خوردہ مسلمانوں نے خدا تعالیٰ کی صفت خالقیت میں مسیح علیہ السلام کو شریک ٹھہرایا۔ ان کی صفت خالقیت کو ثابت کرنے کے لئے بعض پرندوں کا پیدا کرنا ان کی طرف منسوب کیا۔ اس کے علاوہ مسلمانوں میں یہ عقیدہ بھی رواج پا گیا کہ حضرت عیسےٰ دو ہزار سال سے زندہ بجسدہ العنصری آسمان پر موجود ہیں اور وہ آخری زمانہ میں امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے آسمان سے نازل ہوں گے

عقیدہ حیات مسیح کے خوفناک نتائج

یہ ایک ایسا خطرناک عقیدہ تھا کہ اسکو ماننے سے انسان اپنے آپ کو شرک کی حدود میں داخل کر لیتا تھا۔ خدا تعالیٰ کے حی و قیوم وو ازلی ابدی ہونے پر بھی حرف آتا تھا۔ اور سرور دو جہاں فخر رسل حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بھی کسر شان ہوتی تھی۔ آمد مسیح کے عقیدہ نے مسلمانوں کی عملی قوت کو سلب کر لیا۔ وہ اس بات پر یقین رکھتے تھے کہ آخری زمانہ میں نازل ہونے والا مسیح بنی اسرائیل اپنی تلوار خون آشام سے کفار کو بزور مسلمان بنا کر اسلام میں داخل کرے گا اور خود مسلمانوں کو دست بازو ہلانے کی تکلیف گوارا نہ کرنا پڑے گی

تمام دنیا کی سلطنتیں خود بخود مغلوب ہو کر
مسلمانوں کے قبضہ میں آجائیں گی

عیسائی جو ہر لمحہ اسلام کو نیچا دکھانے کی فکر میں تھے انہوں نے مسلمانوں کی اس سادہ لوحی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہزارہا مسلمانوں کو دین اسلام سے برگشتہ کیا۔ اور بہت سے مسلمان ان کے دام تزویر میں گرفتار ہو کر حلقہ بگوش عیسائیت ہو گئے۔ اور ان کی زبانیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح کی بجائے خلاف آلہ دشنام بن گئیں عیسائیوں کی طرف سے شائع شدہ کتاب "المسیح فی الاسلام" میں لکھا ہے :۔

"دیکھو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اور مسیح میں کتنا عظیم الشان فرق ہے۔ مسیح کے لئے انجیل اور قرآن گواہی دیتا ہے کہ آخرت میں وجیہہ ہے اور خدا نے اسے اپنے پاس اٹھا لیا ہے اور یہ عام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ مسیح ابن آسمان میں زندہ ہے۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ قرآن مسیح کو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) پر اس امر میں بلند پایہ قرار دیتا ہے۔ کیونکہ وہ آسمان میں ہے" (المسیح فی الاسلام ص ۲۷)

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم و عدل کے بلند منصب پر فائز تھے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر اس امر کا اعلان کیا کہ حضرت مسیح ناصری دیگر انبیاء کی طرح اپنی طبعی عمر پوری کر کے فوت ہو چکے ہیں یہود نا مسعود نے آپ کو صلیب پر کھینچ کر ملعون ثابت کرنے کی کوشش کی لیکن نصرت الٰہی سے آپ صلیب سے بچائے گئے اور یہود کو اس امر کی قطعاً خبر تک نہ ہوئی کہ مسیح علیہ السلام صلیب سے زندہ اتار لئے گئے تھے۔ حادثہ صلیب کے بعد آپ کے حواریوں نے آپ کا علاج کیا صحت یاب ہونے کے بعد آپ ملک شام سے ہجرت کر کے موصل نصیبین اور فارس سے گذرتے ہوئے کشمیر پہنچے اور وہیں وفات پا کر سرینگر کے محلہ خانیار میں دفن کئے گئے۔ قرآن پاک کی آیت وآوینٰھما الیٰ ربوۃ ذات قرار و معین سے آپ نے ثابت کیا کہ مشکلات کے بعد خدا تعالیٰ نے آپ کو ایک ایسی اونچی جگہ پر بقیہ زندگی گذارنے کا موقعہ دیا جو سرسبز و شاداب تھی" (ازالہ اوہام و مسیح ہندوستان میں) نیز آپ نے ثابت کیا کہ آنے والا مسیح امت محمدیہ میں سے پیدا ہوگا۔ آسمان سے نازل ہونے والے مسیح کی انتظار فضول ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مسیح ابن مریم کو فوت شدہ ثابت کرنے میں نہ صرف اسلام کی فتح ہی ہوگی۔ بلکہ اس بات کے ثبوت سے عیسائیت کا بھی خاتمہ ہو جائے گا"

چنانچہ آپ فرماتے ہیں :۔

"اے میرے دوستو کچھ ضرورت نہیں کہ تم عیسائیوں کے لمبے لمبے جھگڑوں میں اپنے اوقات عزیز کو ضائع کرو۔ حضرت ابن مریم کی وفات پر زور دو اور پُر زور دلائل سے عیسائیوں کو لاجواب اور ساکت کر دو جب تم مسیح کا مردوں میں داخل ہونا ثابت کر دو گے اور عیسائیوں کے دلوں میں نقش کر دو گے اس دن سمجھ لو کہ آج عیسائی مذہب دنیا سے رخصت ہوا۔ ...... یقیناً سمجھو جب تک ان کا خدا فوت نہ ہو ان کا مذہب بھی فوت نہیں ہو سکتا" (ازالہ اوہام ص ۲)

پھر اسی طرح فرماتے ہیں :۔

"سب یاد رکھیں کہ اس امید سے نامراد مریں گے کہ حضرت عیسےٰ کو آسمان سے اترتا دیکھ لیں۔ وہ ہرگز ان کو اترتے نہیں دیکھیں گے یہاں تک کہ بیمار ہو کر غرغرہ کی حالت پہنچ جائیں گے اور نہایت تلخی سے اس دنیا کو چھوڑیں گے۔ پھر ان کی اولاد ہوگی تو وہ بھی یاد رکھیں کہ اس طرح وہ بھی نامراد مریں گے اور کوئی شخص آسمان سے نہیں اترے گا" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص)

پھر فرماتے ہیں :۔

ابن مریم مر گیا حق کی قسم
داخل جنت ہوا وہ محترم
مارتا ہے اسکو فرقاں سربسر
اس کے مر جانے کی دیتا ہے خبر
کوئی مردوں سے کبھی آیا نہیں
یہ تو فرقاں نے بھی بتلایا نہیں

وفات مسیح کا اعلان اور اس کا علماء پر اثر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب وفات مسیح کا اعلان کیا اور اصل حقیقت واضح کی تو مخالفین نے صرف اس صداقت کا ہی انکار نہیں بلکہ آپ کے خلاف کفر کے فتوے صادر کئے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اس امر میں سب سے پیش پیش تھے۔ علماء نے اس عقیدہ سے انکار کرنے والوں کو دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد قرار دے دیا۔

لیکن سچائی بہر حال غالب آنے والی ایسی چیز ہے آپ کے پیش کردہ دلائل و براہین کا آہستہ آہستہ یہ اثر ہوا کہ علماء کا ایک کثیر طبقہ عقیدہ حیات مسیح کو ترک کرنے لگا۔ یہ حقیقت ہمیں اس وقت اور بھی اجاگر نظر آتی ہے۔ جب موجودہ زمانہ کے علماء کا مقابلہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے علماء سے کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے ایک وہ وقت تھا جب عقیدۂ مسیح کے منکر کو اسلام کا بدترین دشمن سمجھا جاتا تھا اور آسمان سے نازل ہونے والے مسیح کے وقت کی تعیین کرتے ہوئے لوگوں میں یہ مشہور کر رہے تھے کہ اب عنقریب مسیح کے نزول کا وقت آپہنچا ہے اور چند سالوں کے اندر اندر وہ ضرور نزول فرمائیں گے۔ مشہور اہل حدیث عالم جناب نواب صدیق حسن خانصاحب نے اپنے اندازہ کے مطابق یہ بھی لکھ دیا تھا کہ

مسیح اور مہدی کا نزول بارہ سو
سال کے بعد ہوگا اور تیرہ سو سال
سے تجاوز نہیں کر سکتا"

(حجج الکرامہ ص ۳۹۲)

اکثر اخبارات نے نازل ہونے والے مسیح کو نہایت گریہ و زاری سے پکارتے ہوئے درد انگیز التجائیں بلند کیں۔ چنانچہ "اخبار وطن" نے لکھا :۔

"یا صاحب الزمان بظہور شتاب کن
عالم خراب رفت پا در رکاب کن"

(اخبار وطن مئی سنہ ۱۹۱۲ء بحوالہ رہنمائے تبلیغ ص ۱۳۹)

پھر اسی بے تابی کا اظہار "اقتراب الساعۃ" میں ان الفاظ میں موجود ہے :۔

"کہیں عیسےٰ ابن مریم ہی جلد دفن آوریں
بھلا اگر مہدی نہیں آتے تو نہ آویں"

(اقتراب الساعۃ ص ۲۲۴)

لیکن آج وہ وقت ہے کہ لوگ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے اثر سے اس غیر اسلامی عقیدہ کو ترک کرتے ہوئے دبی زبان سے آپ کی علمی فتح کا اعتراف کر رہے ہیں واقعات سے مجبور ہو کر علماء یہ محسوس کر رہے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات کا اثبات نہایت مشکل امر ہے۔ اسلئے انہوں نے کہنا شروع کر دیا ہے کہ حیات و وفات مسیح کا مسئلہ ضروریات سے خارج ہے۔ اور اس عقیدہ کو تسلیم کرنے یا انکار کرنے سے کوئی شخص کافر نہیں قرار دیا جا سکتا۔ باقی

درخواست ہائے دعا

برادرم محترم شیخ محمود احمد صاحب ریلوے گارڈ شمہ رشہ نے اطلاع دی ہے۔ کہ ان کے والد مکرم شیخ عبدالرحمن آف پوریوالہ کا ہرنیا کا اپریشن نشتر ہسپتال ملتان میں ہوا ہے۔ کمزوری بہت ہو چکی ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے ان کی کامل صحت کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ عبدالرشید سماٹری۔ ربوہ

۲ ۔ میری والدہ اہلیہ محترمہ چوہدری شریف احمد صاحب مرحوم آف جلوی (ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر) کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خداوند کریم صحت دے۔

محمود احمد اختر

انک لعلیٰ خلق عظیم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بے نظیر اخلاقی نمونہ

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ)

علم الاخلاق

جن ایام میں عاجز بیروت کی لبنانی اکیڈمی میں "الفکر العربی" کے مضمون کی تعلیم حاصل کر رہا تھا اس مضمون کی روشنی میں "علم الاخلاق" کے متعلق بہت سی کتب کے مطالعہ کرنے کا اتفاق ہوا اور یہ سب کتب کلاسیکل عربی لٹریچر سے تعلق رکھتی تھیں ان کتب میں علم الاخلاق کی تعریف موضوع مقاصد اور فوائد کا بالتفصیل ذکر تھا علم اخلاق کی تعریف میں کسی نے تو یہ تحریر کیا:-

"ایسا علم جس میں انسانی کام پر ایسے رنگ میں جستجو اور بحث کی جائے کہ وہ درست یا غیر درست ہے"

کسی نے یہ رائے دی کہ:-

"وہ علم ہے جو ایسے اصول بتائے جس سے انسانی فعل کے مقاصد کی قدر و قیمت کا تعین ہو سکے"

کسی نے اس موضوع پر تحریر کیا:-

"وہ علم جو خیر اور شر میں تمیز کی صلاحیت پیدا کرے"

اس ضمن میں فلاسفر کی رائے کا بھی اظہار کیا گیا کہ اخلاق فلسفہ کا ہی ایک حصہ ہے جس کے تحت علم النفس علم الجمال۔ قانون، اجتماع، تاریخ فلسفہ طبیعی وغیرہا بھی ہیں کیونکہ اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو اخلاق کا انتہائی گہرا رابطہ مندرجہ بالا علوم کے ساتھ ہے بلکہ بعض علماء نے علوم اخلاق کو علم قانون کی اصطلاح سے تعبیر کیا ہے کیونکہ نظریاتی و عملی لحاظ سے دونوں کا مقصود ایک ہی ہے گو بعض علماء و فلاسفہ نے اخلاق کو قانون سے فضیلت دیتے ہوئے تحریر کیا ہے کہ اخلاق کا دائرہ عمل قانون سے وسیع ہے اور اس کا تعلق خالصتاً انسانی ضمیر اور وجدان سے ہے جسے اسلامی اصطلاح میں روحانیت کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے مگر قانون میں سزا اور سختی کے ذریعے انسانی دماغ اپنے کردار کا اظہار کرتا ہے، جس میں ذلت اور وحشت کا امتزاج ہوتا ہے، اس کے بالمقابل اخلاق انسان کے پوشیدہ اور مستور عادات و خصائل پر بھی کڑی نگرانی رکھتا ہے اور اس کے باطنی اور غیر مرئی کوائف کا محافظ ہوتا ہے مگر قانون میں یہ خوبی نہیں ہے۔ اگر قوم میں اخلاقی روح پیدا ہو جائے تو یہ خوبی قانون کو کامیاب کرنے میں غیر معمولی طور پر ممد ہوتی ہے۔ چنانچہ ہماری روزمرہ کی زندگی، تجربہ اور مشاہدہ بھی اس امر کی تصدیق.... کرتے ہیں۔

اخلاق کی جامع تعریف

امام الزمان بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اخلاق کی جامع و مانع تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"جس قدر انسان کے دل میں قوتیں پائی جاتی ہیں جیسا کہ ادب، حیا، دیانت مروت، غیرت، استقامت، عفت، زہادت اعتدال۔ مواسات یعنی ہمدردی ایسا ہی شجاعت عفو، صبر، احسان، صدق و وفا وغیرہ یہ جب یہ تمام طبعی حالتیں عقل و تدبر کے مشورہ سے اپنے اپنے محل اور موقع پر ظاہر کی جاویں تو ان سب کا نام اخلاق ہوگا اور تمام اخلاق درحقیقت انسان کی طبعی حالتیں اور طبعی جذبات ہیں اور صرف اس وقت اخلاق کے نام سے موسوم ہوتے ہیں کہ جب محل اور موقعہ کے لحاظ سے بالارادہ ان کو استعمال کیا جاوے" (اسلامی اصول کی فلاسفی)

محمدی نام اور محمدی کام

حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر اگر ایک طائرانہ نگاہ ڈالی جائے تو آپ مجسم اخلاق کے پیکر نظر آتے ہیں آنحضرت ایک ایسی قوم میں مبعوث ہوئے جس کے متعلق قرآن شریف نے بیان فرمایا ہے

کنتم علیٰ شفا حفرۃ من النار فانقذکم منها

کہ تم اخلاقی لحاظ سے بالکل تباہ و برباد ہو چکے تھے مگر خدا تعالیٰ نے تم کو اس تباہی کے گڑھے میں پڑنے سے نجات دی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق مواعظ، فرمودات، اور اس کی تشریحات اتنی وسیع اور طویل ہیں کہ اس کو احاطہ تحریر میں لانے کے لئے بلا مبالغہ کئی ضخیم کتب کی ضرورت ہے آپ کی اخلاقی تعلیم ہر طبقہ کے لئے موجود ہے کیا امیر و فقیر اور کیا حاکم و محکوم۔ خاوند بیوی والدین اقارب۔ باہمی تعلقات و روابط کے قیام کے لئے حتیٰ کہ حیوانات کے ساتھ حسن سلوک کے متعلق بھی آپ کے زریں ارشادات مذکور ہیں قوم اور ملک میں امن عامہ کے قیام کے لئے انفرادی اور اجتماعی زندگی کو خوشگوار بنانے کے لئے جن اخلاق اور خوبیوں کی ضرورت ہے وہ بھی آپ نے بیان فرما دیئے ہیں مثال کے طور پر رشوت لینا اور دینا لعنت ہے کیونکہ اس سے عدل و انصاف کی مٹی پلید ہوتی ہے۔ شراب نوشی جوا۔ رنگ و نسل کی تمیز، زنا۔ فسق و فجور کم تولنا قتل نفس، سود خوری۔ بہتان، بخل۔ اسراف بے جا غیظ و غضب، حسد، بدظنی، طمع، جھوٹی گواہی

وغیرہا سے اجتناب کرنے کے متعلق ارشادات فرماتے ہیں اور اس کے بالمقابل حقوق اللہ اور حقوق العباد کا لحاظ رکھنا۔ عفو، حلم، صلہ رحمی، تزکیہ نفس، ایثار۔ ادائیگی امانت صبر شکر۔ فقرا۔ مساکین یتامیٰ اور معذوروں کے جذبات و احساسات کا خیال رکھنا اور ان سے حسن سلوک۔ تواضع۔ صفائی۔ صدق وغیرہا کو اختیار کرنا اور ان پر عمل کرنے کے سلسلے میں زریں ارشادات فرمائے ہیں یہ وہ اخلاق ہیں جن کو عملی جامہ پہنانے سے آج ہمارے معاشرہ میں اطمینان نفس جیسی نعمت عظیمہ پیدا ہو سکتی ہے الغرض اخلاق کا کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے جو آپ نے بیان نہ فرمایا ہو۔

آنحضرت کا اخلاقی مقام

خدا تعالیٰ نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعلمین۔ اسوہ حسنہ اور خاتم النبیین کے اوصاف جمیلہ سے نوازا آپ کے متعلق فرمایا کہ

"انک لعلیٰ خلق عظیم"

بلکہ دنیا کے ہر فرد کو چیلنج کے اسلوب میں فرمایا:

فستبصر و یبصرون

کہ اے محمد تو آج اپنی حالت دیکھ رہا ہے مگر وہ دن دور نہیں ہیں جب کہ خدا تعالیٰ دنیا میں عظیم الشان اعزاز و اکرام عطا کرے گا اور یہ مخالفین و معاندین انگشت بدنداں ہو جائیں گے اور خدا تعالیٰ ان کی زبانوں کو ساکت کر دے گا۔ اور ان کی قلموں کو توڑ دیا جائے گا اور یہ جملہ مشکلات خس و خاشاک کی طرح دور ہو جائیں گی کیونکہ آپ کے اخلاق عالیہ بطور حجت کے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے جب اہل مکہ نے استفسار کیا کہ آپ کی بعثت کا مشن کیا ہے تو آپ نے انتہائی اختصار کے ساتھ بیان فرمایا۔

"بعثت لاتمم مکارم الاخلاق"

کہ میری بعثت کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ میں اخلاق کے جملہ محاسن و مکارم کی تکمیل کر دوں آنحضرت نے ضابطہ اخلاق کی اہمیت و عظمت کا اظہار یوں فرمایا ہے کہ

"ما من شئی فی المیزان اثقل من حسن الخلق"

یعنی قدر و قیمت کے لحاظ سے اچھے اخلاق سے کوئی چیز اچھی نہیں ہے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے آپ کے اخلاق جمیلہ اور اسوہ حسنہ کو اعجاز کا رنگ دیتے ہوئے فرمایا ہے

"اخلاقی حالت ایک ایسی کرامت ہے جس پر کوئی انگلی نہیں رکھ سکتا اور یہی وجہ ہے کہ ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے بڑا اور قومی اعجاز اخلاقی ہی دیا گیا جیسے فرمایا

انک لعلیٰ خلق عظیم

یوں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر ایک قسم کے خوارق قوت نبوت میں جملہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات سے بجائے خود بڑھے ہوئے ہیں مگر آپ کے اخلاقی اعجاز کا نمبر ان سب سے اوّل ہے جس کی نظیر تاریخ نہیں بتلا سکتی اور نہ پیش کر سکے گی"

(ملفوظات صفحہ ۱۳۵)

مشہور مستشرق سر ولیم میور جس نے DAMAANURAM تمرہ سے انگ مرتب کی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تحریر کیا ہے کہ:-

"تمام تصنیفات محمد صلعم کے بارہ میں ان کے چال چلن کی عصمت اور ان کے اطوار کی پاکیزگی پر جو اہل مکہ میں کمیاب تھیں متفق ہیں"

الغرض آنحضرت کے ذریعہ سے ایک عظیم الشان اخلاقی انقلاب دنیا میں ظاہر ہوا اور آج بھی ان اخلاق حمیدہ کی روشنی میں ہم ایک تعمیری انقلاب کی بنیاد رکھ سکتے ہیں۔

کامیابی اور درخواست دعا

میری سب سے چھوٹی بیٹی عزیزہ شہناز پروین نے امسال میٹرک کا امتحان خدا تعالیٰ کے فضل سے نمایاں کامیابی سے پاس کیا ہے نیز اس کی بڑی بہن سعیدہ نذیر بی۔ اے (اولڈ سکیم) کے امتحان میں اچانک بیماری کی وجہ سے چند پرچوں کے امتحان میں شامل ہو سکی تھی جن میں وہ کامیاب ہو گئی ہے اب عزیزہ باقی پرچوں کا امتحان اکتوبر میں دے گی، احباب جماعت، بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں عزیزہ کی نمایاں کامیابی اور اس کے دوسرے بہن بھائیوں کی علمی، دینی و دنیاوی ترقی کے لئے دردِ دل سے دعا کی درخواست ہے،

(بیگم چوہدری نذیر احمد صاحب جہلم)

محترمہ نے دو مستحقین کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کروایا ہے۔ (مینجر)

اعلان ولادت

مکرم ڈاکٹر ارشاد احمد صاحب چک ۱۲۱ گ ب کھودال کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا کیا ہے جس کا نام شاہد پرویز تجویز کیا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے اور دین کا خادم بنائے۔

(خاکسار بدرالدین انسپکٹر تحریک جدید)

ادائیگی چندہ وقف جدید سال پنجم

کراچی کے احباب کی تیسری قسط درج ذیل ہے۔

پیر الٰہی بخش کالونی کراچی

سید حفیظ احمد صاحب	٦ - .. روپے
ڈاکٹر میجر ظہور الحسن صاحب	٦ - .. "

مارٹن پور

جی ایم وائی پٹیل	٨ - .. "
نعیم احمد صاحب وسیم	١٨ - .. "
محمد جمیل صاحب	٢٢ - .. "
محمد حنیف نعیم صاحب	٢٢ - ٥٠ "
محمد اشرف ہاشمی	٧ - .. "
عادل ایاز صاحب	١٩ - ..
ملک نیاز احمد صاحب	٦ - ..
منیر احمد صاحب	٨ - ..
شریف احمد صاحب	٨ - ..

منوڑہ

بشیر احمد صاحب	٦ - ..
سید نذیر احمد صاحب	٦ - ٥٠
عبد المومن صاحب	١٠ - ..
محترمہ رضیہ صادق صاحبہ	١٠ - ..
محمد رفیق احمد صاحب	٦ - ..

رام سوامی

محمد یوسف صاحب	٦ - ٥٠
رشید احمد صاحب قریشی	٦ - ..
ملک عبد الغنی صاحب	٨ - ٧٥
میرزا عبد الرشید بیگ معہ والدہ صاحب	٧ - ٢٥
نصیر احمد صاحب بجانب قاضی محبوب عالم صاحب مرحوم	٦ - ١٣

ہوسنگ سوسائٹی

محمد شریف چغتائی	١٥ - ..
چوہدری سردار احمد صاحب	٦ - ..
ملک فاروق احمد صاحب	١٠ - ..
چوہدری محمد حسین صاحب	٦ - ٢٥
اہلیہ صاحبہ "	٦ - ..
صوفی عبد القدیر صاحب	٧ - ..
مولوی شبیر احمد صاحب	٦ - ..
چوہدری شریف احمد صاحب وڑائچ	٢٢ - ..
شیخ عبد اللطیف صاحب	٥٠ - ..
چوہدری ادریس نصر اللہ خان صاحب	٢٢ - ..
محمد اسحاق صاحب بھاگلپوری	٢٢ - ..

چوہدری محمد رفیق صاحب اسلم	٦ - ..
محمد شریف صاحب اسلم "	٦ - ..
عبد الرشید صاحب	١٥ - ..
بیگم صاحبہ چوہدری شریف احمد صاحب	٩ - ..
بیگم صاحبہ ملک عمر علی احمد صاحب	١٢ - ..
" سید ناصر شاہ صاحب	٨ - ..
" سید عزیز اللہ صاحب	٧ - ..
بیگم صاحبہ مرزا محمد حسین صاحب	٧ - ..
" عبد العلیم صاحب بھٹی	٧ - ..
ناصرہ نسرین صاحبہ	٧ - ..
بیگم صاحبہ رفیق اسلم صاحب	٨ - ..
" سردار احمد صاحب	٧ - ..
بیگم مظفر احمد صاحب	٧ - ..
بیگم صاحبہ شیخ رحمت اللہ صاحب	٢٠ - ..
" خورشید احمد صاحب	٧ - ..
" محمد اسحاق صاحب	٧ - ..
" قریشی عبد اللطیف صاحب	٦ - ٢٥
بشریٰ عبد الحمید صاحبہ	١٥ - ..
بیگم صاحبہ خادر مقبول احمد صاحب	٧ - ..
بیگم عبد السلام صاحب اختر	٦ - ..

کورنگی

رفیق احمد صاحب طبیب	٦ - ..
ڈاکٹر محمد عبد الخالق صاحب	١٣ - ..
سید مبارک احمد صاحب	٦ - ..

جہانگیر روڈ

سعیدہ محمودہ خاتون صاحبہ	١٣ - ..
بشریٰ محمود نواز صاحبہ	٦ - ..
امۃ اللہ بیگم صاحبہ	٧ - ..

لی مارکیٹ

چوہدری محمد رفیق صاحب	٦ - ..
حمید احمد صاحب کوثر	١١ - ..
مبارک مصلح الدین صاحب	١٢ - ..
بابو محمد عبد الغفور صاحب	٦ - ..
مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ	٧ - ..

بقیہ احباب کراچی سے درخواست ہے کہ اپنے وعدوں کے مطابق چندہ وقف جدید جلد ادا فرمادیں۔

جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ (ناظم مال وقف جدید)

ملازم حضرات کے لئے نیک نمونہ

(م)

ترقی ملنے پر ایک سو پچاس روپے کا عطیہ

مکرم ایم منظور احمد صاحب کھاریاں ضلع گجرات سے اپنے مکتوب گرامی میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"مکرم کیپٹن محمد اسلم صاحب جنہیں ترقی ملی ہے کی طرف سے مبلغ ۱۵۰/ روپے چندہ بیرون مساجد بھجوا دیا گیا ہے جو امید ہے آپ کو پہنچ گیا ہوگا۔"

یہ رقم مرکز میں پہنچ گئی ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے اس مخلص دوست کی اس ترقی کو آئندہ ہر قسم کی روحانی وجسمانی ترقیات کا پیش خیمہ بناکر انھیں اور ان کے تمام خاندان کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

اگر ہمارے ملازم حضرات اپنے آقا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی سالانہ ترقی ملنے پر مساجد فنڈ ممالک بیرون میں چندہ دینا شروع کردیں تو انشاء اللہ القدیر تھوڑے ہی عرصہ میں ہم اپنے آقا المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی اس خواہش کو پورا ہوتا دیکھ سکیں گے کہ:۔

"ہم نے تمام غیر ممالک میں مساجد بنانی ہیں یہاں تک کہ دنیا کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی آواز آنے لگ جائے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں تمام غیر ممالک داخل ہوجائیں۔" (وکیل المال اول تحریک جدید)

داخلہ گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ ریلوے روڈ لاہور

سہ سالہ ڈپلومہ کورس۔ عملی ٹریننگ ایک سال درخواستیں مجوزہ فارم مندرجہ بالا پتہ پر بھجوائے جائیں۔

مضامین:۔ ۱۔ مکینیکل ٹیکنالوجی (۲) الیکٹریکل ٹیکنالوجی (۳) ریڈیو ٹیکنالوجی (۴) آٹوموبائل ٹیکنالوجی۔ ۵۔ ڈرافٹنگ و ڈیزائننگ ٹیکنالوجی۔ (۶) ریفریجریشن و ایرکنڈیشننگ ٹیکنالوجی۔

شرائط:۔ میٹرک ریاضی و سائنس عمر ۶۲/۹/۱ کو ۱۵ تا ۲۵ سال۔

کل سیٹیں ۱۸۰۔ ایپلی کیشن فارم پر ٹیسٹ و انٹرویو کے نمبر لکھیں۔

ترتیب ترجیح ۱۔ فرسٹ و سیکنڈ ڈویژن ایف۔ اے۔ ایف ایس سی

۲۔ فرسٹ ڈویژن میٹرک ٹیکنیکل ہائی سکول

۳۔ فرسٹ ڈویژن میٹرک سائنس و ریاضی

۴۔ میٹرک سیکنڈ ڈویژن ٹیکنیکل ہائی سکول ۵۔ سیکنڈ ڈویژن میٹرک سائنس ریاضی۔

تفصیل۔ فارم درخواست و پراسپکٹس ۵۰ پیسے میں دفتر پرنسپل سے دستی یا بذریعہ لفافہ ۹۷ پیسے کی ٹکٹوں والا بھیج کر ڈاک سے طلب کریں۔

داخلہ لڑکیوں کے لئے بھی کھلا ہے۔ (پ۔ ٹ۔ ۶۲/۸/۱)

(ناظر تعلیم ربوہ)

دوسروں کی نگاہ اور آپ کا ذوق

فرحت علی جیولرز

فون ۲۶۲۳

۲۹ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور

ہر انسان کے لئے!

ایک ضروری پیغام

کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الٰہ دین۔ سکندر آباد دکن

احمدی بچوں کا ماہوار رسالہ تشحیذ الاذہان

احمدی بچوں اور بچیوں میں دینی روح برقرار رکھنے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ایک علیحدہ معیاری اور دلکش ماہنامہ تشحیذ الاذہان ہر ماہ کی پندرہ تاریخ کو باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے یہ رسالہ یقیناً اس قابل ہے کہ ہر بچوں والا احمدی گھرانا اسے ضرور منگوائے۔

براہ کرم اولین فرصت میں مینیجر رسالہ تشحیذ الاذہان ربوہ کے نام خط لکھ کر رسالہ جاری کروالیں سالانہ چندہ صرف پانچ روپے ہے۔

(مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

نمبر ۱۲۲۰۶: میں محمد اسماعیل ولد فقیر محمد صاحب قوم آرائیں پیشہ کاشتکاری عمر ۳۵ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ مشرقی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ نومبر ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی آمد نہیں کیونکہ میں درویش ہوں اور اس وقت قادیان میں درویشانہ زندگی گزار رہا ہوں۔ مجھے صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بطور امداد مبلغ پانچ روپے ماہوار ملتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کے بعد بھی میری جو آمد ہوگی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ اگر میں کوئی جائداد پیدا کروں گا۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی اپنی آمد کی کمی بیشی کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ المرقوم ۱۷ نومبر ۱۹۶۰ء

العبد:۔ نشان انگوٹھا محمد اسماعیل درویش ۲۱ دار المسیح قادیان۔

گواہ شد:۔ خواجہ عبد الکریم خالد نائب نگران درویشاں حلقہ مسجد مبارک ۱۷/۱۱/۶۰

گواہ شد:۔ خواجہ عبد الستار درویش قادیان

نمبر ۱۳۲۸۱: میں حمیدہ خاتون زوجہ سید یعقوب الرحمٰن صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۳۱ سال پیدائشی احمدی ساکن رانی سونگھڑہ ڈاکخانہ سونگھڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۹/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

زیور طلائی (ہار۔ ایرنگ وغیرہ) چار تولہ قیمت تقریباً ۵۰۰.۰۰ روپے۔ زیور چاندی کل بیاسی تولہ قیمت تقریباً -/۴۲ روپے جائیداد غیر منقولہ یہ ہے۔ موضع دھواں ساہی میں مہر کے روپیہ سے خود کا خریدا تقریباً ۱۵ سینٹ زمین ہے۔ جس کی قیمت ایک ہزار روپے ہے۔ موضع دھواں ساہی میں خود کا خریدا ۰۳ ۹۳.۰۰ جس کی قیمت -/۲۳۰ روپے موضع دھواں ساہی اور رانی سونگھڑہ میں والدین کی طرف سے ورثہ میں ملا زمین تخمیناً ۰.۰۳۰۰ ۔۔۔ معہ ایک کمرہ مکان جس کی قیمت ۱۶۰۰.۰۰ روپے اس وقت میرا چار حصص ایشو اشورنس کمپنی لمیٹڈ ہے۔ جس کی قیمت ۔۔۔ ۴۰ روپے ہے۔ یعنی تین ہزار سات سو اکیاسی ۳۷۸۱ روپے کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے علاوہ کوئی جائداد غلطی سے رہ گئی ہو اور اگر اپنی زندگی میں رقم پیدا کروں تو اس پر بھی صدر انجمن احمدیہ ۱/۱۰ کی حقدار ہوگی۔

الامتہ:۔ حمیدہ خاتون

گواہ شد:۔ سید مردد احمد ایڈیٹر اسسٹنٹ بی آفس بھونیشور اڑیسہ

گواہ شد:۔ خاوند موصیہ سید یعقوب الرحمٰن عفی عنہ۔

نمبر ۱۳۲۹۹: میں محمد بشیر ولد حوالدار محمد ابراہیم قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بیچھانہ تیرڈاک خانہ سلوا ضلع پونچھ صوبہ جموں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۸/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار آمد تنخواہ مبلغ ستر روپے ہے میں اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط

المرقوم ۱۲ اگست ۱۹۶۱ء

العبد:۔ محمد بشیر ولد حوالدار محمد ابراہیم سکنہ بیچھانہ تیر۔ تحصیل حویلی ضلع پونچھ

گواہ شد:۔ (خواجہ) محمد صدیق فانی ولد خواجہ غلام محمد صاحب ڈیچو مرحوم حال ناظر ڈی۔ سی آفس پونچھ۔

گواہ شد:۔ بابو محمد یوسف پراونشل امیر جماعت ہائے احمدیہ جموں حال مقیم پونچھ۔

نمبر ۱۳۲۲۳: محمد احمد ولد محمد سلیمان صاحب قوم صدیقی پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن جگاؤں ڈاک خانہ پوریتی ضلع بھاگلپور صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ مندرجہ ذیل جائیداد ہے۔ ایک مکان اندازاً دس یا بارہ ہزار روپیہ کا ہے کچھ روپیہ کمپنی میں جمع ہے تقریباً ۲۰۰۰ روپے بیس روپے کمپنی کا نام ٹاٹا لوکوموٹیو اینڈ انجینئرنگ کمپنی لمیٹڈ ٹلکو جمشید پور۔ ہے ایک مکان میں پندرہ ہزار روپیہ والد صاحب کا ہے جس میں ہم تین بھائی اور چار بہنیں شریک ہیں علاوہ ازیں مندرجہ بالا جائیداد کے مبلغ -/۲۵۰ روپے میری ماہوار آمد ہے۔ میں اپنی جائیداد اور ماہوار آمد کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اس کے بعد جو جائیداد پیدا کروں یا میری وفات پر ثابت ہو اس کے بھی ۱/۹ حصہ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی آمد کی کمی بیشی کی اطلاع بھی بروقت دفتر کو دیتا رہوں گا۔

العبد:۔ محمد احمد احمدی

گواہ شد:۔ محمد سلیمان پراونشل امیر صوبہ بہار۔

گواہ شد:۔ عبد المجید امیر جماعت احمدیہ جمشید پور ۲۳/۲/۶۲

نمبر ۱۳۲۵۶: منکہ نور بیگم زوجہ شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت مئی ۱۹۵۲ء ساکن کولگام۔ ڈاکخانہ کولگام۔ ضلع بارہ مولا۔ صوبہ کشمیر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۹/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد صرف مبلغ تین سو روپے جو کہ میرا حق مہر بذمہ خاوند ہے۔ اس کے علاوہ اور میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اس پر ۔۔۔ ۱/۶ حصہ یعنی مندرجہ بالا رقم کا چھٹے حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور یہ بھی لکھ دیتی ہوں۔ اگر آئندہ بھی جو میری جائیداد ہوگی۔ یا مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ موجود ہوگی۔ اس کے بھی چھٹے حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی فقط تحریر ۲۶/۹/۵۹۔

العبد:۔ نور بیگم اہلیہ اول شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ جماعت احمدیہ چار کوٹ ڈاکخانہ کلکوٹی

گواہ شد:۔ شیخ حمید اللہ مبلغ ۱۶

گواہ شد:۔ سلیمہ بیگم اہلیہ ثانیہ مکرم شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ جماعت احمدیہ بقلم خود۔ گواہ شد:۔ بقلم خود عبد الحق خادم پراونشل سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ چار کوٹ۔ صوبہ جموں۔

نمبر ۱۳۲۹۱: شمیم فاطمہ زوجہ محمد یوسف صاحب قوم عباسی پیشہ امور خانہ داری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان۔ ڈاک خانہ خاص۔ ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۷/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہے

میری موجودہ جائیداد اس وقت مندرجہ ذیل ہے حق مہر مبلغ ۔۔۔۵۰۰ روپے بذمہ خاوند ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے اس کے علاوہ اگر کوئی جائیداد پیدا کروں یا بوقت وفات کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کوئی ماہوار آمد نہیں ہے۔ اگر کسی وقت کوئی آمد ہوئی تو اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔

العبد:۔ شمیم فاطمہ

گواہ شد:۔ خاکسار محمد یوسف خاوند موصیہ مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان ۱/۷/۶۲

گواہ شد:۔ محمد حفیظ بقاپوری مدرس مدرسہ احمدیہ ۱/۷/۶۲

نمبر ۱۳۲۹۵: میں اختر حسین امیر ولد غضنفر محمود صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت اگست ۱۹۵۲ء ساکن شموگہ ڈاکخانہ شموگہ ضلع شموگہ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۷/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میں کریانے کا بیوپار کرتا ہوں۔ میرا گذارہ اس ماہوار آمد پر ہے جو مجھے اس وقت تقریباً دو صد روپیہ ماہوار بیوپار سے حاصل ہوتا ہے میں تاحیات اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد:۔ خاکسار اختر حسین امیر کریانہ مرچنٹ گاندھی بازار شموگہ۔

گواہ شد:۔ سراج الحق انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ مکان ۱۵-۲-۷۲۲ عثمان گنج حیدرآباد حال وارد شموگہ ۱۸/۷/۶۱ گواہ شد:۔ محمد ولی اللہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ شموگہ ۱۸/۷/۶۱

خوشخبری

دوستوں کی سہولت کے لئے دانتوں کا ہسپتال غلہ منڈی ربوہ میں کھولا ہے۔ دوست اس سے فائدہ اٹھائیں۔

دانتوں کا منجن جو کہ دانتوں کے لئے اکسیر اور بے نظیر ہے۔ تیار کیا گیا ہے آزمائش شرط ہے۔ قیمت ۔۔۔

شیخ سعادت محمود ڈینٹل دندان ساز ربوہ

"پاکستان کے خلاف جارحانہ عزائم کا منہ توڑ جواب دیا جائے گا"

"پاکستان کو اسلام ہی متحد رکھ سکتا ہے"۔ لاہور کے جلسۂ عام میں صدر ایوب کا اعلان

لاہور ۱۶ر اگست۔ صدر محمد ایوب خاں نے کل تیسرے پہر گول باغ میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم بھارت سے لڑائی کا کوئی خیال نہیں رکھتے اور دوستانہ زندگی گزارنا چاہتے ہیں لیکن بھارت کی خارجہ اور داخلہ پالیسی یہ رہی ہے کہ پاکستان کو ہر طریقہ سے دبایا اور کمزور کیا جائے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ بھارت اپنے ان ارادوں میں پاکستان کے خلاف کبھی کامیاب نہیں ہوگا۔ اگر اس نے ہماری ایک انچ زمین کی طرف نگاہ تک بھی کی تو ہم اس طرح مقابلہ کریں گے کہ تاریخ گواہی دے گی کہ لڑائی کس طرح لڑی جاتی ہے۔

صدر مملکت نے کہا کہ پاکستان کے دونوں حصوں میں نکتہ اتحاد اسلام ہے آپ نے مزید کہا کہ ملک کے امن اور فارغ البالی کے لئے ضروری ہے کہ انتشار پسند عناصر کو کم از کم پندرہ بیس سال تک ضرور قابو میں رکھا جائے

صدر ایوب نے لاہور کو سارے پاکستان میں اسلامی تہذیب اور ثقافت کا گہوارہ قرار دیا اور کہا کہ ایک ہزار برس سے اس شہر کا تعلق اسلام سے ہے۔ یہاں اسلامی یادگاریں موجود ہیں اور اہل لاہور کے دل جذبہ اسلامی سے سرشار ہیں۔ لاہور والے صحیح معنوں میں پاکستان کے محافظ ہیں۔ اسی سرزمین پر ۱۹۴۰ء میں حضرت قائد اعظم علیہ الرحمۃ اور ان کے رفقائے سیاست نے قرارداد پاکستان منظور کی ان دنوں پاکستان کا نام ونشان بھی نہ تھا۔ تاہم یہ قرارداد منظور کرتے وقت ان لوگوں کے تصور میں یہ ضرور تھا کہ برصغیر کے مسلمان ایسی جگہ حاصل کریں جہاں کسی تکلیف یا رکاوٹ کے بغیر وہ اپنے پسندیدہ انداز کی زندگی گزار سکیں۔ چار پانچ سال بعد قرارداد لاہور نے قرارداد پاکستان کا نام حاصل کر لیا۔ اور اعتبار سے بھی یہ بڑا مبارک شہر ہے کہ ۱۹۴۷ء میں قیام پاکستان کے چار پانچ ماہ بعد جب مظلوم مہاجرین یہاں آئے تو اہل لاہور نے کھلے دل سے ان کا خیر مقدم کیا ان کی امداد کی اور ان کی خاطر قربانیاں بھی دیں۔

صدر مملکت نے امروزہ سعید تقریبات (ولادت رسول پاک اور یوم استقلال پاکستان) کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حضور اکرمؐ کی پیدائش اور زندگی کے متعلق بھی میں کچھ کہوں گا اگرچہ مذہبی امور پر مجھے عبور حاصل نہیں لیکن مجھے فخر ہے کہ میں مسلمان ہوں مجھے اپنے دین اور اسلامی ملت سے محبت ہے چنانچہ جب کبھی مجھے موقع ملتا ہے میں اپنی بساط کے مطابق دین کے فلسفہ کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہوں"۔

طلوع اسلام کے وقت عربوں کی حالت کیا تھی اور بعثت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کی یہ حالت کیسے تبدیل ہوگئی صدر مملکت نے اس مختصر جائزہ میں اور کہا کہ حضور اکرمؐ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے وقت عرب قبائل کی حالت حد درجہ گری ہوئی تھی وہ آپس میں بچھڑے ہوئے تھے۔ معمولی باتوں پر جنگ وجدل ان کا روز مرہ تھا۔ حضور اکرم کی تشریف آوری ان کی حالت سنوارنے کا موجب بنی اس برگزیدہ شخصیت نے پیغمبری کا دعویٰ چالیس برس بعد کیا لیکن حسن کردار اور حسن اخلاق کے باعث لوگوں کے دلوں میں جگہ پائی اور انہیں اپنی جانب راغب کر لیا۔ جو لیڈر وقتی جذبات لوگوں میں ابھار کے آگے بڑھتا ہے اس کے لئے بڑی آسانیاں ہیں مگر جو نیا پیغام اور نیا طرز زندگی پیش کرتا ہے اس کو بڑی مصیبتیں پیش آتی ہیں سچائی سمجھانے میں وقت لگتا ہے اور سچائی پھیلانے والوں کو انتہائی ہمت اور عزم سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ رسول عربی نے اقوام عرب کو متحد کیا ان کے لئے روحانی اور اخلاقی زندگی کا بلند معیار قائم کیا۔ اپنی زندگی سے مثال قائم کی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہی عرب جو ایک دوسرے کے دشمن تھے اکٹھے ہو گئے اس جذبہ اور نئے پیغام کے تحت انہوں نے اس وقت دنیا کے نصف حصے پر قبضہ کر لیا۔

صدر مملکت نے کہا اگر اسلام کا نکتہ توحید مان لیا جائے تو یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ ساری مخلوق برابر ہے۔ ہم مساوات برادری اور اخوت پر یقین رکھتے ہیں۔ افریقہ کے نوآزاد علاقے عیسائیت کے مقابلے میں اسلام کی روشنی سے منور ہو رہے ہیں کیونکہ انہیں عیسائیت کے ہیں برادری اور مساوات نہیں ملی۔ اسلام میں بنیادی کشش اخوت اور برادری ہے عربوں کا اتحاد انہیں سپین سے چین تک اسلام پھیلانے میں معاون ثابت ہوا لیکن اب انہی عربوں کے لئے بیندرہ لاکھ اسرائیلی وبال جان بنے ہوئے ہیں حالانکہ عربوں کی تعداد ان کے مقابلہ میں سات کروڑ ہے انسان اس صورت حال سے سبق حاصل کر سکتا ہے۔ عرب اقوام برادری اور مساوات پر اکٹھی ہو جائیں تو بڑی طاقت بن سکتی ہیں۔ انہیں اس امر کا احساس ہونا چاہیئے کہ انکی موجودہ حالت اور پہلی حالت میں بہت فرق ہے۔ مالی لحاظ سے وہ خوش حال ہیں مگر متحد نہیں جہاں تک پاکستانیوں کا معاملہ ہے ہم اپنا دین کسی حالت میں بھی نہیں چھوڑ سکتے ہمارے ملک کی اساس اسلام ہے اور ملک کے دونوں حصوں کو متحد رکھنے کا یہی ذریعہ ہے ہمارے لئے لازم ہے کہ حضور اکرم کے پیغام کا صحیح فلسفہ سمجھیں اسلام میں ہماری سلامتی اور آئندہ بہبود کا راز مضمر ہے۔

صدر مملکت نے کہا کہ ہمارا ملک دو حصوں میں تقسیم ہے ہم پر دفاع کا بہت بڑا بوجھ ہے اس غریب ملک کو یہ بوجھ برداشت کرنے کی ضرورت پڑ گئی ہے۔ خوشی کی بات ہے کہ لوگ ایثار اور ہمت سے اس بوجھ کو برداشت کر رہے ہیں قیام پاکستان کے بعد ہم بھارت سے دوستانہ مراسم رکھنے کے آرزو مند ہیں ہم نے لڑائی کا کبھی خیال نہیں کیا لیکن بھارت کی خارجہ اور داخلہ پالیسی یہ رہی ہے کہ پاکستان کو ہر طریقہ سے دبایا اور کمزور کیا جائے چنانچہ بھارت کا فوجی بجٹ پونے چار ارب ہے چین سے تو اس کا جھگڑا دو ایک سال ہوئے شروع ہوا ہے صرف ایک ڈویژن فوج بھارت نے اس مقصد کے لئے رکھی ہوئی ہے لیکن باقی ساری بھارتی فوج پاکستان کی دشمنی کی خاطر بنائی گئی ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ بھارت اپنے ان ارادوں میں پاکستان کے خلاف کبھی کامیاب نہیں ہوگا اور اگر اس نے ہمارا ایک انچ زمین کی طرف بھی نگاہ ڈالی تو ہم اس طرح مقابلہ کریں گے کہ تاریخ گواہی دے گی کہ لڑائی کس طرح لڑی جاتی ہے مگر دونوں ملکوں کو اپنی پریشانیاں لاحق ہیں دونوں غریب ہیں جنگ نہ پاکستان کے لئے نفع مند اور نہ بھارت کے لئے مفید ہے۔

ولادت

برادرم مکرم حکیم خورشید احمد صاحب شاد مالک خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ کے گھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۱۰ر اگست ۱۹۶۲ء کو بچی پیدا ہوئی ہے۔ اٹھارہ سال کی طویل مدت کے بعد یہ پہلا بچہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپکو عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو اپنے فضل سے صحت وعافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور اسے نیک صالحہ خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(قاضی رشید الدین۔ ربوہ)

سیالکوٹ کی جماعتوں کے عہدیداروں کا تربیتی اجتماع

ضلع سیالکوٹ کی جماعتوں کے عہدہ داروں کا تربیتی اجتماع مورخہ ۳۰، ۸/۶۲، ۳۱ و ۱، ۹/۶۲ بروز جمعرات وجمعہ ہفتہ جامعہ احمدیہ شہر سیالکوٹ میں منعقد ہوگا۔ پریذیڈنٹ سیکرٹری مال صاحبان اس تربیتی اجتماع میں شرکت فرما کر مشکور فرماویں۔ یہ اجلاس ۳۰، ۸/۶۲ کو بعد دوپہر شروع ہوگا اور ۱، ۹/۶۲ ۱۲ بجے دوپہر تک رہے گا۔ سلسلہ کے جید علماء کرام اس اجتماع کو خطاب فرماویں گے۔

(امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ)

گوجرانوالہ میں جلسہ وقف جدید

مورخہ ۱۷ر اگست ۱۹۶۲ء بروز جمعہ مسجد احمدیہ گوجرانوالہ شہر میں جلسہ وقف جدید منعقد ہو رہا ہے۔ اس موقع پر دو اجلاس منعقد ہوں گے پہلا اجلاس نماز جمعہ کے معاً بعد منعقد ہوگا نیز اسی روز نماز مغرب کے بعد دوسرے اجلاس کا انعقاد عمل میں آئے گا۔ ان اجلاسوں میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور محترم مولانا ابوالعطاء صاحب احباب جماعت سے خطاب فرمائیں گے نیز اس موقع پر وقف جدید کی طرف سے ایک تربیتی اور تبلیغی نمائش کا بھی اہتمام کیا جا رہا ہے۔

قرب وجوار کی جماعت ہائے احمدیہ کے احباب سے گزارش ہے کہ وہ اس اہم جلسہ میں شریک ہو کر مستفید ہوں۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴